53

دو باتیں
دعوت الی اللہ کی اہمیت، مشق تقریر

(فرمودہ ۲ ر جون ۱۹۲۲ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں آج کے خطبہ میں مختصراً متفرق ایک دو باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کچھ عرصہ ہوا اسی ممبر پر کھڑے ہو کر آج ہی کے دن آپ لوگوں کو اس امر کی نصیحت کی تھی کہ جماعت کی ترقی اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ضرورت ہے کہ تبلیغ میں لگے رہو۔ اور میں نے اس کام کے لئے تین حلقے بنا کر ان کے تین انچارج مقرر کئے تھے۔ میرے اس بیان پر تین مہینہ کے قریب عرصہ گزر گیا ہے اس میں کیا کارروائی ہوئی۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ اس کا مجھے تسلی بخش علم نہیں۔ تاہم اپنے علم کی بنا پر اور ممکن ہے کہ میں غلطی پر ہوں کیونکہ میں عالم الغیب نہیں جو بات میرے سامنے لائی جاتی ہے اسی کا مجھ کو علم ہوتا ہے۔ میرے یہ رائے ہے کہ اس انتظام کے ماتحت کوئی خاص کام نہیں ہوا۔ دوسرے حلقوں میں کام شروع ہے اور اس میں کامیابی بھی ہوئی ہے۔ اس انتظام کے ماتحت قادیان کے گردونواح میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس سال میں اس ضلع کے ہر ایک شخص کے کان میں حضرت اقدسؑ کا نام اور آپ کے دعوے کے دلائل پہنچ جائیں اور قلیل عرصہ میں بہت سے لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ جس طرح پہلے لوگ متفرق طور پر احمدی ہوا کرتے تھے۔ اب بھی ہو رہے ہیں۔ لیکن اس تحریک کے ماتحت اس عرصہ میں شاید کوئی ایک شخص بھی احمدی نہیں ہوا۔ اگر یہی حالت رہی تو یہ سال بھی گذر جائے گا اور پھر سال پر سال گذرتے جائیں گے اور ہمارا کام پورا نہ ہوگا۔ کیونکہ جب تک کام شروع نہ کیا جائے۔ اس کی انتہا نہیں ہو سکتی۔ اور انتہا چھوڑ اس کی ابتدا بھی نہیں ہوتی اگر چلو تو چل پڑو گے۔ اور اگر بیٹھے رہو تو بیٹھے ہی رہو گے۔ پس اگر اس حال میں سو سال بھی گذر جائے گا تو کام کے لحاظ سے وہ پہلا ہی دن ہوگا۔ اور ہمارا کام سو سال پیچھے جا پڑے گا۔

اس لئے اول تو میں مبلغین کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں اور باقی تمام جماعت کو بھی اس طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ کام کرنے سے ہوتا ہے اور جب کام شروع نہ ہوگا۔ کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ دلائل جاننے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملاً حرکت نہ ہو۔ اس لئے ایک تو جماعت کو ادھر توجہ دلاتا ہوں۔ اور نہیں تو اس ضلع کو تو اپنا ہم خیال بنالیں۔ احمدیوں کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں وہی وہ ہوں اور دوسروں کا کچھ اثر نہ ہو۔ جہاں جماعت اکٹھی ہوتی ہے۔ وہاں اثر ہوتا ہے۔ اور منتشر صورت میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جلسہ کے ایام میں چند ہزار احمدی جمع ہوتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جماعت ہے۔ امرتسر میں میرے لیکچر کے وقت چند سو آدمی جمع ہو گئے تھے۔ تو لوگ کہتے تھے بڑا احمدی ہیں۔ گو ہم لاکھوں میں ہیں مگر چونکہ مختلف مقامات میں ہیں اس لئے غیروں پر اس کا اثر نہیں پڑتا۔ اور احمدیوں کے پاس ایک چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی نہیں جہاں احمدی ہی احمدی ہوں کم از کم ایک علاقہ کو مرکز بنالو اور جب تک ایک ایسا مرکز نہ ہو جس میں کوئی غیر نہ ہو۔ اس وقت تک تم مطلب کے مطابق امور جاری نہیں کر سکتے۔ اور نہ اخلاق کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ نہ پورے طور پر تربیت کی جاسکتی ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ مکہ اور حجاز سے مشرکوں کو نکال دو۔ ایسا علاقہ اس وقت تک ہمیں نصیب نہیں جو خواہ چھوٹے سے چھوٹا ہو مگر اس میں غیر نہ ہوں۔ جب تک یہ نہ ہو اس وقت تک ہمارا کام بہت مشکل ہے۔ اگر یہ نہ ہوا تو کام اور مشکل ہو جائے گا۔ اگر سو سال میں یہ کام ہونا ہوتا اور ہم پہلے سے شروع کر دیتے تو آج تیس چالیس سال سو میں سے نکل چکے ہوتے۔ مگر ابھی تک وہ سارا کام اسی طرح ہے اور سو سال میں کوئی کمی نہیں آئی۔ تم حرکت کرو۔ تو پھر کام ہو جائے گا۔ کام کرنے کا طریق یہ ہے کہ کیا جائے۔ قادیان اور اس کے دیہات میں ہزار آدمی کے قریب ایسے ہیں جو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ وہ اگر پندرہ پندرہ روز بھی دیں تو چالیس اکتالیس آدمی ہر روز کام کر سکتے ہیں۔ جہاں اتنے آدمی ہر روز کام کریں وہاں کتنا تغیر ہو سکتا ہے اگر مرکزی کام کو چھوڑ دیا جائے اور میں صرف اس کام کو لیکر بیٹھ جاؤں تو انشاء اللہ ایک تغیر عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کام کرنے سے ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ نماز میں دل نہیں لگتا اور لذت نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ دل لگاؤ۔

پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کام کرنے کا طریق یہ ہے کہ کام کرو۔ علم حاصل کرنے کا طریق یہ ہے علم حاصل کرو۔ مال کمانے کا طریق یہ ہے مال کماؤ۔ خدا سے ملنے کا طریق یہ ہے اس سے ملنے کی کوشش کرو۔ جماعت بڑھانے کا طریق یہ ہے کہ جماعت کو بڑھاؤ۔ جس کام کو شروع کرو گے وہ شروع ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود سے پہلے مسلمانوں کا عام خیال تھا کہ اسلام پھیل نہیں سکتا۔ مگر جب حضرت صاحب اکیلے تھے اس وقت بھی امریکہ میں مسٹرویب مسلمان ہوا تھا۔ تم بھی اپنے مقتدا کی طرح کھڑے ہو جاؤ۔ اور یہیں سے ساری دنیا میں تبلیغ کر سکتے ہو حضرت مسیح موعود انگریزی نہیں جانتے تھے۔ مگر دیکھو بغیر انگریزی جاننے کے انگریزی بولنے والے علاقوں میں تبلیغ کرتے تھے۔ کیا تم اپنے ضلع میں بھی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ پس اپنی غفلت کو چھوڑو اور سستی کو ترک کرو۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس جماعت کو قائم کرے۔ مگر یہ بھی چاہتا ہے کہ تم کوشش کرو۔ جب تک عمل نہیں ہوگا نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ چاہے تو بغیر ماں باپ کے بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ مگر اس نے یہی چاہا کہ انسان کام کرے۔ اور پھر وہ بچہ پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ تمام دنیا کو مسلمان اور احمدی بنا سکتا ہے مگر وہ اسی طرح چاہتا ہے کہ تمہارے ذریعہ اس کام کو انجام دے اور اسی لئے اس نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا۔ اس لئے تم خدا کے ارادے کے مطابق ہو جاؤ کیونکہ جب تک تم اپنے آپ کو خدا کے ارادے کے ماتحت نہیں کرو گے اس وقت تک خدا کے انعام کے وارث نہیں ہو سکتے۔

چونکہ میرے سر اور گلے میں شدید درد ہے۔ اور زیادہ بول نہیں سکتا۔ اس لئے میں دوسری بات مختصراً بیان کرتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ میں نے غور کیا ہے کہ ہمارے لوگ کئی کام بوجہ مشق نہ ہونے کے نہیں کر سکتے بعض دفعہ طالب علم مبلغین جو گو میرے پاس کم آتے ہیں اور یہ بات ضمناً میں نے کہدی ہے۔ لیکن جب کبھی آکر تبلیغ کے حالات سناتے ہیں۔ تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیان کرنے میں کچے اور بودے ہیں۔ جس سے ان میں اعصابی طاقت کم ثابت ہوتی ہے۔ بیان کرتے وقت ان میں کپکپاہٹ ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے مفہوم کو صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ اور اپنی بات کی ترتیب قائم نہیں رکھتے۔ اور الفاظ کو اس طرح استعمال نہیں کر سکتے جس سے ان کی تقریر مؤثر ہو۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تربیت نہیں کی گئی۔ باتیں سکھائی گئیں ہیں۔ مگر ان سے استعمال نہیں کرائی گئیں۔ اسی طرح انگریزی خوانوں کی حالت ہے جب کوئی انگریز آجائے تو گریجوایٹ بھی ترجمانی کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے وقت میں ہمارے انگریزی خوانوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ترجمہ کا پیالہ ان سے ٹل جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح نے کوشش کی تھی کہ موت کا پیالہ ٹل جائے۔ اسی طرح ہمارے انگریزی خوان کوشش کرتے ہیں کہ ترجمانی کا پیالہ ان سے ٹل جائے۔ بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں کچھ کہہ رہا ہوں اور وہ کچھ کہتے ہیں۔ مشکل یہ ہوتی ہے کہ میں کسی قدر انگریزی جانتا ہوں اور سمجھتا ہوں اس لئے ان کی غلطی سمجھ لیتا ہوں۔ جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اگر میں انگریزی نہ جانتا تو مجھے احساس نہ ہوتا۔ اس نقص کی وجہ یہ ہے کہ ان کو علم حاصل ہے مگر استعمال نہیں کرتے اگر بولتے رہتے اور تقریریں کرتے تو ان کو یہ دقت پیش نہ آتی۔ اس وقت تو

ان کی یہ حالت ہوتی ہے **واذا الموءدۃ سئلت** (التکویر) گویا کہ وہ علم کو زندہ ہی دفن کر دیتے ہیں اور لوگ علمی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش نہیں کرتے۔ یہاں علمی ترقی کے لئے مختلف سوسائٹیاں ہونی چاہئیں۔ جن میں سب مل کر بیٹھیں اور علمی ترقی کی کوشش کریں۔ ان میں انگریزی، عربی، اردو میں تقریریں ہوں۔ ملنے جلنے سے علمی ترقی ہو اور کوئی مفید کام ہو۔ مگر اس کے نہ ہونے سے ایک مردنی سی چھائی رہتی ہے۔ اور ابھی تک بچوں کی سی حالت ہے کہ نگرانی کے ماتحت کام کریں۔ اور ان کو کھڑا کیا جائے تو کھڑے ہوں۔ ان کے ہر ایک کام میں راہنمائی کی ضرورت ہے پس اس حالت کی اصلاح کے لئے میرا خیال ہے کہ ایک سوسائٹی ہو جس میں کچھ عرصہ تک میں بھی بیٹھا کروں تو امید ہے کہ انشاء اللہ چل سکے گی۔ اس کے باقاعدہ اجلاس ہوں اور اس میں سب لوگ حصہ لیں جس طرح کہ مجلس ارشاد ہوتی ہے۔ یا تشحیذ الاذہان کی مجلس تھی کہ اس میں لیکچروں کی مشق ہوتی تھی۔ چونکہ یہاں لوگ دین کے اور کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ اور زیادہ وقت اس کے لئے نکالنا مشکل ہے اس لئے پندرہ روزہ اس کے اجلاس ہوا کریں اور جمعہ ہی کے دن اس کا اجلاس ہو جایا کرے ابھی تجربہ کے طور پر بہت سی مجالس کی بجائے صرف ایک ہی مجلس ہو اور اس میں انگریزی اور اردو وغیرہ زبانوں میں تقریریں ہوا کریں۔ اور بڑے چھوٹے سب حصہ لیں۔ اور بجائے زیادہ پابندیاں عائد کرنے کے یونہی ہوا کرے جس کو انگریزی میں Informal کہتے ہیں اس میں ہر زبان میں لیکچر ہو جایا کریں۔ اور ہر قسم کے مضامین ہوا کریں۔ پھر یہ بہتر صورت اختیار کرلے گی۔ پہلے سے میں نے اس لئے کہدیا ہے کہ لوگ تیار ہو جائیں۔ اگلے جمعہ کو نماز کے بعد اس کا انشاء اللہ پہلا اجلاس ہوگا۔ جن لوگوں کی تقریریں مقرر ہوں گی وہ تیار ہو جائیں اور یکدم کہنے سے گھبرا نہ جائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ طریق انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اور اس سے ایک سوسائٹی مستحکم ہو جائے گی جس سے لوگ تقریر کے فن کے واقف پیدا ہو جائیں گے۔

تیسری بات یہ ہے کہ آج نئی کتاب جو میں نے لکھی ہے اس کا مسودہ سنانا شروع کروں گا۔ اندازہ ہے کہ ایک اجلاس میں نہیں سنایا جا سکے گا۔ بلکہ سات آٹھ گھنٹے لگیں گے۔ کیونکہ میرے گلے میں تکلیف ہے اس لئے دو دن میں سنا دیا جائے گا کچھ آج کچھ کل۔ جن احباب سے مشورہ لیا جائے گا ان کو اطلاع دے دی جائے گی۔ وہ ضرور آجائیں۔ باقی لوگ بھی سن سکتے ہیں۔ میں مسودہ اس لئے سنا دیا کرتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کو موقع نہیں ملتا وہ اس طرح سن لیتے ہیں۔ اور سنا ہوا کچھ نہ کچھ بعد میں یاد رہ جاتا ہے۔

خطبہ کو ختم کرنے سے پہلے پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے فرائض کو سمجھیں اور غفلت اور سستی میں وقت نہ گذاریں۔ اور فرائض کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اپنی زندگی کے

آثار ظاہر کیں۔ لاکھوں انسان محض اس لئے عیسائی ہو گئے ہیں کہ عیسائیوں میں زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ان کے کوئی دلائل اس قسم کے نہیں جنہوں نے عقل پر پردہ ڈال دیا ہو۔ صرف ان کی کام کرنے کے دھن ہے۔ جو لوگوں پر اثر کر رہی ہے۔ اگر یہ دھن حق کے ساتھ مل جائے تو کتنا مفید نتیجہ نکلے۔ پس اپنے آثار زندگی ظاہر کرو۔ اور انتظام کے ماتحت کام کرنے کی عادت پیدا کرو۔ اس کے نتیجہ میں ضرور ایک انقلاب عظیم برپا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ آپ لوگ عمل کریں اور اس کے دین کی اشاعت میں حصہ لیں اور ہماری کوششوں کے اچھے سے اچھے پھل نکلیں۔

(الفضل ۱۲؍ جون ۱۹۲۲ء)